کتاب ''تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب'' کا تحقیقی وتقابلی مطالعہ

محمد فاروق حیدر *

علوم القرآن کی مختلف انواع میں سے ایک اہم نوع غریب قرآن ہے۔ مفسر کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں سے ایک قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی معرفت ہے۔ ابن جوزیؒ (۱) نے اس موضوع پر مستقل کتاب تالیف کی اور اس کا نام تذکرہ الاریب فی تفسیر الغریب رکھا۔ غریبِ قرآن کے موضوع پر یہ پہلی کتاب نہیں ہے اس سے پہلے کئی کتابیں تالیف کی جا چکی ہیں۔ تاہم اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ابن جوزیؒ نے کئی ایسے فوائد جمع کر دیے ہیں جو پہلی کتابوں میں نہیں پائے جاتے اور کثیر التعداد ایسے الفاظ بھی شامل کتاب کیے ہیں جن کا تذکرہ پہلی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس کتاب میں قرآنِ مجید کے تقریباً ۴۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے جو صرف اسی کتاب کی خصوصیت ہے، کیونکہ اس سے قبل لکھی گئی کتب میں اتنے الفاظ شامل نہیں کیے گئے۔ کتاب میں مختلف مقامات پر ان وجوہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جن کی وجہ سے کسی لفظ کے معانی سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ غریب قرآن پر لکھی جانے والی کتب میں تذکرۃ الاریب کی حیثیت جن وجوہ کی بنا پر منفرد اور امتیازی ہے، یہاں اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

(۱) مصادر ومراجع:

ابن جوزیؒ نے کتاب تذکرۃ الاریب کی تیاری میں اس موضوع پر لکھی گئی جن کتب سے استفادہ کیا ہے وہ اس موضوع پر امہات کتب کا درجہ رکھتی ہیں جیسے ابوعبیدہ کی مجاز القرآن، فراء کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن اور تفسیر غریب القرآن اور زجاج کی معانی القرآن واعرابہ وغیرہ اس کے علاوہ تفاسیر میں سے آپ نے ابن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان عن تاویل ای القرآن اور کتب احادیث میں سے زیادہ تر صحیحین پر اعتماد کیا ہے اس موضوع کی جن اہم کتب سے آپ نے استفادہ کیا۔ یہاں ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

ا۔ معانی القرآن:

اس کتاب کے مؤلف یحییٰ بن زیاد ہیں جو فراء کے لقب سے مشہور ہیں کوفہ میں ۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے آپ نے دیگر اساتذہ کے علاوہ امام کسائی سے علم حاصل کیا۔ کوفہ میں کسائی کے بعد نحو کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے زیادہ عرصہ بغداد میں گزارا۔ کوفہ کے پاس عربی زبان کے علماء میں سے کسائی اور فراء کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ہوتا تو اس کے باوجود وہ صرف ان دونوں

* اسسٹنٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

کی وجہ سے تمام لوگوں پر فخر کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ ان دونوں پر تو تمام علوم ختم تھے یہاں تک کہ نحو کو فراء کہا جاتا تھا اس کے علاوہ ان کو امیر المؤمنین فی النحو کا خطاب دیا گیا۔ فراء نے کئی کتب تالیف کیں جیسے معانی القرآن، غریب الحدیث، الجمع والتثنیہ فی القرآن، النوادر، المقصو دوالممدود، المذکر والمؤنث، الحدود، اور الکافی فی النحو وغیرہ مکہ جاتے ہوئے اس جلیل القدر عالم کی ۲۰۷ھ/ ۸۲۲ء میں وفات ہوئی۔(۲)

فراء کی تمام کتب میں سے معانی القرآن کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی معانی قرآن پر لکھی گئی کتب میں اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں قرآنِ مجید کے الفاظ کے معانی اور ان کے اعراب سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے یعنی فاتحہ سے والناس تک سورتوں میں آنے والے مختلف الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایک اہم اور بنیادی ماخذ ہے اس کتاب سے مفسرین، محدثین اور لغویین نے خوب استفادہ کیا ہے اور اپنی اپنی کتب میں اس کتاب کے حوالے دیے ہیں۔

ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاریب میں مختلف مقامات پر فراء کا حوالہ دے کر کتاب معانی القرآن سے الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ اقتباسات نقل کیے ہیں مثلاً تذکرۃ الاریب میں سورہ النسآء کی آیت:

﴿وَ کَیۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَ قَدۡ اَفۡضٰی بَعۡضُکُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ وَّ اَخَذۡنَ مِنۡکُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا﴾ (۳)

میں سے لفظ افضی کی وضاحت میں لکھا ہے:

"والافضاء: الحماع، قال الفراء: والخلوة افضاء ایضاً" (۴)

جبکہ فراء نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"وقولہ ﴿قَدۡ اَفۡضٰی بَعۡضُکُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ﴾ الافضاء أن یخلوبه اوان لم یحامعها۔" (۵)

یعنی فراء کے نزدیک خلوت بھی افضاء ہی ہے چاہے مجامعت نہ ہوئی ہو۔ ابن جوزیؒ نے فراء کے الفاظ کو اپنی کتاب میں عمدگی سے ایک لفظ میں ادا کر دیا یوں فراء کا موقف بھی سامنے آ گیا اور اختصار کی خوبی بھی باقی رہی۔

۲۔ مجاز القرآن:

اس کتاب کے مؤلف ابوعبیدہ ہیں۔ آپ کو بھی لغت میں بڑی مہارت حاصل تھی آپ کی تعریف اور مذمت دونوں میں مختلف اقوال ملتے ہیں علامہ جاحظ نے آپ کے حق میں لکھا ہے:

"لم یکن فی الارض خارجی اعلم بحمیع العلوم منه" (۶)

ابوعبیدہ نے مختلف موضوعات پر تقریباً ۲۰۰ کتب تالیف کیں ان میں غریب القرآن، مجاز القرآن، الامثال فی غریب الحدیث، ایام العرب، وغیرہ شامل ہیں۔(۷)

آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں، زیادہ مشہور یہی ہے کہ آپ بصرہ میں ۲۱۰ھ میں فوت ہوئے۔(۸)

آپ کی تالیفات میں سے مجاز القرآن معروف کتاب ہے۔علوم القرآن اور تفسیر پر لکھنے والوں نے آپ کی اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔مجموعی طور پر کتاب میں مجاز القرآن اور معانی القرآن ہم معنی الفاظ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

ابن جوزیؒ نے تذکرۃ الاریب میں مختلف مقامات پر کبھی ابوعبیدہ کا نام لے کر اور کبھی بغیر نام کے آپ کی کتاب سے استفادہ کیا ہے مثلاً تذکرۃ الاریب میں ہے۔

﴿وإنّآ أو إيّاكُم﴾ (۹) قال ابو عبيدة المعنى و انا ﴿لَعَلى هُدًى﴾ (۱۰) وانكم لفى ضلال'' (۱۱)

جبکہ ابوعبیدہ کی کتاب مجاز القرآن میں اصل عبارت اس طرح ہے۔ ﴿وإنّآ أو إيّاكُم لَعَلى هُدًى أو فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ محازه:انا لعلى هدى و اياكم انكم فى ضلال مبين لأن العرب تضع (او) فى موضع واو الموالاة......(۱۲)

کچھ الفاظ حذف کر کے ابن جوزیؒ نے ابوعبیدہ نے آیت کا جو مفہوم بیان کیا ہے نقل کر لیا جس سے ابوعبیدہ کے سمجھے ہوئے مفہوم میں کوئی خلل بھی واقع نہیں ہوا۔

۳۔معانی القرآن:

سعید بن مسعدہ جو اخفش اوسط کے نام سے معروف ہیں اس کتاب کے مؤلف ہیں آپ کا تعلق بلخ سے تھا لیکن آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی اور اس کے بعد ایک عرصہ بغداد میں بھی رہے۔آپ بھی فن لغت کے ماہر تھے آپ نے نحو کے عظیم استاذ سیبویہ سے لغت سیکھی آپ کے متعلق مبرد کا قول ہے کہ آپ کلام کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے آپ کی کئی تالیفات ہیں جیسے الاوسط، تفسیر معانی القرآن، اور القوافی وغیرہ۔آپ نے ۲۱۵ھ میں وفات پائی لیکن آپ کی سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ملتے ہیں۔(۱۳)

اس کتاب میں اخفش نے فراء کی طرح قرآنِ مجید کی سورتوں کا ترتیب وار ذکر کر کے ہر سورت کے مخصوص الفاظ کی وضاحت فرمائی۔اس ضمن میں لغات اور وجوہ قراءات کو بیان کرنے کے علاوہ مختلف مقامات پر اشعار عرب سے بھی استشہاد کیا ہے۔آپ نے دیگر کتب سے ہٹ کر سورہ الناس کے بعد دعائے قنوت کو بھی شامل کتاب کیا ہے اور دعا کے مخصوص الفاظ کی وضاحت کی ہے۔

اخفش کی کتاب معانی القرآن سے کئی علماء نے استفادہ کیا تاہم ابن جوزیؒ نے تذکرۃ الاریب میں دیگر کتب کی نسبت اس کتاب سے کم استفادہ کیا ہے۔ایک جگہ آیت کی وضاحت میں ابن جوزیؒ نے آپ کا حوالہ نقل کیا ہے۔

﴿أحسَنُ الْخٰلِقِينَ﴾ (۱۴) قال الاخفش :الخالقون، الصانعون، فالله خير الخلقين ۔(۱۵)

جبکہ معانی القرآن میں اصل عبارت یوں ہے۔

وقال ﴿أحسَنُ الْخٰلِقِينَ﴾ لأن الخالقين هم الصانعون۔(۱۶)

یہاں ابن جوزیؒ نے اخفش کا قول نقل کر کے الفاظ کی مزید وضاحت کر دی۔

۴۔ تفسیر غریب القرآن:

یہ کتاب ابن قتیبہ (م۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء) کی تالیف ہے۔آپ کو عربی زبان وادب اور تاریخ وغیرہ میں مہارت حاصل تھی۔ علامہ داؤدی نے آپ کی تعریف میں ایک قول نقل کیا ہے:

"كان رأساً فى العربية واللغة والاخبار وأيام الناس ثقة دينا فاضلا" (۱۷)

تفسیر غریب القرآن ۔کے علاوہ تاویل مشکل القرآن اور المعارف آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔غریب القرآن کے عنوان سے لکھی گئی کتب میں اس کتاب کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ابن قتیبہ نے تاویل مشکل القرآن تالیف کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی کیونکہ اس کتاب میں اکثر مقامات پر تاویل مشکل القرآن کے حوالے ملتے ہیں۔

کتاب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کی صفات کے معانی کے بیان سے ہوتا ہے اس کے بعد ان حروف کی وضاحت ہے جو قرآنِ مجید میں اکثر استعمال ہوتے ہیں جیسے جن، انس، ملائکہ، ابلیس اور شیطان وغیرہ اس کے بعد سورہ فاتحہ سے والناس تک ہر سورت کے مخصوص الفاظ کے معانی بیان کیے گئے ہیں اور کہیں کہیں الفاظ قرآن کی وضاحت میں اشعار عرب سے بھی استشہاد کیا گیا ہے غریب القرآن پر اہم اور مفید کتاب ہے۔

ابن قتیبہ کے بعد غریب قرآن پر جس کسی نے بھی لکھا اس نے آپ کی اس کتاب سے استفادہ کیا ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب تذکرہ الاریب کی تیاری میں ابن قتیبہ کی کتاب تفسیر غریب القرآن سے کافی مدد لی۔یہاں صرف ایک مثال درج ذیل ہے۔ابن جوزیؒ نے سورہ بقرہ کی ایک آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ (۱۸) قال ابن قتيبه الا من سفهت نفسه ۔(۱۹)

تفسیر غریب القرآن میں اصل عبارت اس طرح ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ای من سفهت نفسه ۔(۲۰)

یہاں ابن جوزیؒ نے بالکل ویسے ہی عبارت نقل کی ہے جیسے کتاب تفسیر غریب القرآن میں ہے۔

۵۔تاویل مشکل القرآن:

یہ کتاب بھی ابن قتیبہ کی ہے تفسیر غریب القرآن کی نسبت ابن جوزیؒ نے اس کتاب سے کم ہی استفادہ کیا ہے لیکن تذکرۃ الاریب کی تیاری میں یہ دونوں کتابیں آپ کے زیرِ نظر رہیں اس کی ایک مثال درج ذیل ہے۔کتاب تذکرۃ الاریب میں ہے۔

﴿صبغة الله﴾ (۲۱) ای دينه والصبغة مردودة إلى الملة وقال ابن قتيبة: الصبغة: الختان، وكان النصارى يصبغون اولادهم فى ماء فقال الزموا صبغة الله لا صبغة النصارى.(۲۲)

ابن قتیبہ نے آیت کی وضاحت تفسیر غریب القرآن میں ان الفاظ میں کی ہے۔

﴿صبغة الله﴾يقال دين الله، اى: الزم دين الله ويقال الصبغة الختان وقد بينت اشتقاق الحرف فى كتاب تاويل المشكل ۔(۲۳)

تاویل مشکل القرآن میں ان الفاظ کی وضاحت اس طرح ہے:

"يريد الختان، فسماه صبغة؛ لأن النصارى كانوا يصبغون اولادهم فى ماء ويقولون: هذا طهرة لهم كالختان للحنفاء ،فقال الله تعالىٰ ﴿صبغة الله﴾ اى الزمو صبغة الله لا صبغة النصارى أولادهم ؛واراد بها ملة ابراهيم عليه السلام" (۲۴)

تینوں عبارتوں کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تذکرۃ الاریب لکھتے وقت ابن قتیبہ کی دونوں کتابیں ابن جوزیؒ کے سامنے موجود ہیں۔

۶۔معانی القرآن واعرابہ:

یہ معروف نحوی زجاج کی تالیف ہے۔آپ کا پورا نام ابو اسحاق ابراہیم بن سری ہے لیکن آپ زجاج کے نام سے زیادہ معروف ہوئے۔

آپ بڑے صاحبِ فضل، دیندار، مضبوط عقیدہ اور مسلک کے مالک تھے نحو کے امام مبرد سے طویل مدت تک وابستہ رہے اوران سے علم وفیض حاصل کیا۔آپ نے بغداد میں ۳۱۱ھ/۹۲۳ء میں وفات پائی۔(۲۵)

کتاب میں سورتوں کے مخصوص الفاظ کے معانی بیان کرنے کے علاوہ اس کے اعراب کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

ابن جوزیؒ نے اس کتاب سے بھی کافی مدد لی ہے اور مختلف مقامات پر صرف مؤلف کا حوالہ دے کر اس کتاب سے مواد نقل کیا ہے مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ (۲۶) قال الزجاج: المعنى لتكونوا كلكم امة تدعون إلى الخير، ولكن (من) هنا تدخل لتخص المخاطبين من سائر الاجناس۔(۲۷)

زجاج کی کتاب سے اصل عبارت درج ذیل ہے۔

"ولتكونوا كلكم امة تدعون الى الخيروتامرون بالمعروف، ولكن(من)تدخل ههنالتخص المخاطبين من سائر الاجناس"(۲۸)

الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ ابن جوزی نے پوری عبارت نقل کی ہے۔

۷۔تذکرۃ الاریب کا منہج وترتیب:

تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب علوم القرآن پر ابن جوزیؒ کی مصنفات میں سے ایک اہم کتاب ہے جس میں ابن جوزیؒ نے غریب الفاظ کی وضاحت میں لغوی، نحوی مسائل کے علاوہ آیات کے سبب نزول، ناسخ ومنسوخ اور قراءات وغیرہ کی بھی نشاندہی کی ہے اوران سے متعلق مفید معلومات فراہم کی ہیں۔

کتاب کے آغاز میں مختصر مقدمہ ہے جس میں آپ نے حمد وثناء کے بعد کتاب کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ھذا کتاب اشرت فیه الی ما یغمض علمه، ویدق عن ذوی اللب فھمه تذکرة لاولی الالباب، والله تعالیٰ الموفق للصواب" (۲۹)

یعنی کتاب میں ایسے امور کی وضاحت کی گئی ہے جن کو سمجھنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے اس کتاب میں عقل والوں کے لیے تذکیر کے پہلو ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنی کتاب کی انفرادیت اور امتیازی خصوصیت بیان کی ہے:

"وھذا الکتاب یتمیز عن کل کتاب یصنف فی الغریب، لان تلك تشتمل علی غریب اللفظ فقط، وھذا علی غریب اللفظ والمعنی وقد حوی ما صح من المنسوخ إلی غیر ذلك من الفوائد التی لم تجتمع فی مثله ،مع المبالغة فی الاختصار" (۳۰)

یعنی یہ کتاب اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب سے اس حوالے سے منفرد ہے کہ اس میں قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کے مصداق اور بقدر ضرورت تفسیر کا بیان ہے نیز لفظ سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اس کے علاوہ دیگر فوائد جس کا ابن جوزیؒ نے یہاں ذکر نہیں کیا جیسے اسباب نزول، قراءات اور فقہی مسائل وغیرہ کے بیان کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب میں اتنی جامعیت کے باوجود اختصار کا حسن پایا جاتا ہے۔

مقدمہ کے بعد سورہ بقرہ سے لے کر والناس تک سورتوں اور ان کی آیات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور ہر سورت میں مخصوص آیات کے غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ ابن جوزیؒ نے سابقہ کتب کے برخلاف سورہ فاتحہ کو کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ کثرتِ تلاوت کی وجہ سے اس سورت کے معانی سب کو معلوم ہوں گے اسی خیال سے ابن جوزیؒ نے اس سورت کی وضاحت نہیں کی۔

کتاب میں قرآن مجید کے غریب الفاظ کی وضاحت میں کہیں کہیں بہت زیادہ اختصار ہے۔ صرف ایک لفظ کا ذکر کرکے اس کا ایک معنی لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی دوسری آیت کے ایک لفظ ریب کی وضاحت صرف شک لکھ کر کر دی (۳۱) اور اس اختصار سے یہاں ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے۔

کتاب میں بعض مقامات پر آیت کے الفاظ کی مختصر تفسیر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی پہلی آیت کے متعلق آپ نے لکھا ہے:

قوله تعالیٰ ﴿الم﴾ جماعة من العلماء یرون ھذا من المتشابه الذی انفرد الله تعالیٰ بعلمه و فسره آخرون فقالوا: ھی حروف من اسماء الله تعالیٰ۔ (۳۲)

کتاب میں بعض الفاظ کے معانی بیان کرنے کی بجائے ان کے مصداق کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے مثلاً سورہ بقرہ کی ایک آیت کے لفظ قریہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

﴿القریة﴾ بیت المقدس (۳۳)

یہاں قریہ کے لغوی معنی ذکر کرنے کی بجائے لفظ کی مراد کو واضح کیا گیا ہے۔

آیات کی تفسیر میں بعض مقامات پر نحوی مسائل بیان کیے مثلاً

﴿بغیا﴾ (۳۴) منصوب علی معنی مفعول له ۔ (۳۵)
﴿شیخا﴾ (۳۶) منصوب علی الحال ۔ (۳۷)

کسی لفظ کے معنی مخفی رہنے کا ایک سبب حذف ہوتا ہے ابن جوزیؒ نے کتاب میں اکثر مقامات پر محذوف کی نشاندہی کی ہے مثلاً:

﴿یهدی للتی﴾ (۳۸) ای إلی الخصال التی ......(۳۹)
﴿ضعف الحیاۃ﴾ (۴۰) أی ضعف عذاب الحیاۃ۔ (۴۱)

ابدال کی وجہ سے بھی الفاظ کی مراد کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے آپ نے ایسے مقامات میں بدل کی وضاحت کی ہے مثلاً

۱۔ ﴿صبغة الله﴾ (۴۲) ای دینه ۔ (۴۳)
۲۔ ﴿لباس الجوع﴾ (۴۴) لما یظهر علیهم من اثر الجوع ۔ (۴۵)
۳۔ ﴿یذکر آلهتکم﴾ (۴۶) یعیب اصنامکم ۔ (۴۷)

کتاب میں غریب الفاظ کی تفسیر کے دوران بلاغت کی ایک اور نوع تقدیم وتاخیر کی وضاحت بھی کی گئی ہے مثلاً

﴿عوجاo قیما﴾ (۴۸) مقدم و موخر ،تقدیره أنزل الکتاب قیما ای مستقیما ولم یجعل له عوجا، ای لم یجعل فیه اختلافاً۔ (۴۹)

قرآنِ مجید میں بعض آیات میں کوئی بات کنایہ یا تعریض میں بیان کی گئی ہوتی ہے۔ وہاں مرادِ الٰہی کو سمجھنے کے لیے ان کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ابن جوزیؒ نے کتاب میں ایسے الفاظ کی تفسیر میں اس کی وضاحت کردی۔ مثلاً

﴿الحرث﴾ (۵۰) کنی به عن الجماع ۔ (۵۱)

کنایہ کے بعد تعریض کی مثاج درج ذیل ہے۔

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ ......﴾ (۵۲) کان رسول الله قد خطب زینب لزید فقالت: لا أرضاه، فقال قد رضیته لك، فأبت، فنزلت الایة۔ (۵۳)

اگرچہ آیت میں حضرت زینبؓ اور حضرت زیدؓ کا نام نہیں لیا گیا لیکن اشارہ ان دونوں کی طرف ہے۔

ابن جوزیؒ نے قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بعض مقامات پر متواتر اور غیر متواتر قراتوں سے استشہاد کیا ہے متواتر قراءات کی مثال درج ذیل ہے۔

﴿وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾ (۵۴)

ای جعل منهم القردة ومن عبدالطاغوت ،وقرأ حمزة :﴿وَ عَبُدَ الطَّاغُوتِ﴾ بفتح العین وضم الباء، والمعنی :جعل منهم خدمة الطاغوت، وهی الاصنام۔ (۵۵)

قرآنِ مجید کی بعض آیات ایسی ہیں جن کی مراد اس وقت تک سمجھ میں نہیں آتی جب تک کہ اس واقعہ یا پسِ منظر کو نہ جان لیا جائے جس میں وہ نازل ہوئیں۔ ابن جوزیؒ نے اپنی اس کتاب تذکرۃ الاریب میں کئی مقامات پر آیات کی وضاحت میں ان کے سبب نزول کا ذکر کیا ہے مثلاً

﴿ومارميت﴾ (۵٦) أخذ النبیؐ كفا من حصى يوم بدر ، فرمى فى وجوه القوم، فاشتغلوا بأعينهم، فنزلت الاية ۔ (۵۷)

یعنی اس آیت کی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ غزوہ بدر کے واقعات معلوم ہوں۔

قرآنِ مجید کی تفسیر میں جن امور کا جاننا ضروری ہے ان میں سے ایک ناسخ ومنسوخ ہے۔آپ نے کتاب میں کئی مقامات پر منسوخ آیات کی نشاندہی کی ہے۔مثلاً سورہ بقرہ کی ایک آیت کے تحت آپ نے لکھا ہے:

"﴿وَ اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ﴾ (۵۸) وذلك بالعمل والنطق ﴿اَوۡ تُخۡفُوۡهُ﴾ (۵۹) قيل: انه منسوخ بقوله تعالىٰ ﴿لا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا﴾ (٦۰) وقيل: بل محكم "(٦۱)

یہاں آپ نے ناسخ اور منسوخ دونوں کا ذکر کر دیا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ ایک قول کے مطابق یہ محکم ہے۔

مثال کے لیے ایک اور آیت درج ذیل ہے۔

"﴿یَّغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ﴾ (٦۲) لفظه لفظ الخبر ومعناه الامر والمعنى: يقاتلوا مائتين، ثم نسخ هذا بقوله تعالىٰ ﴿اَلۡـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡکُمۡ﴾ (٦۳) ففرض على الرجل أن يثبت لرجلين، فان زادوا جاز له الفرار"(٦۴)

پہلی آیت جس میں بیس مسلمانوں کی دو سو کفار سے لڑنے کی نسبت بیان کی گئی یعنی مسلمان اپنے سے دس گنا لشکر سے بھی لڑنے پر ثابت قدم رہیں پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اور یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ اپنے سے دوگنا کفار سے لڑنے پر ثابت قدم رہیں اس حال میں ان کو میدانِ جنگ سے فرار کی اجازت نہیں ہے۔

ابن جوزیؒ نے بقدرِ ضرورت کتاب میں فقہی مسائل بیان کیے ہیں تا کہ الفاظِ قرآنی کے معانی سمجھنے میں مدد مل سکے لیکن وہاں بھی اختصار کو ملحوظ رکھا۔غریب الفاظ کی تفسیر میں ایک جگہ آپ نے ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی آراء بیان کی ہیں۔سورہ نور کی آیت ۳۳ کی وضاحت میں آپ نے لکھا ہے:

﴿وليستعفف﴾ اى ليطلب العفة عن الزنا ﴿الكتب﴾ المكاتبة ﴿فكاتبوهم﴾ ندب (والخير) المال ﴿واتوهم﴾ خطاب للسادة، امروا ان يعطو مكاتبيهم، قال احمد رحمه الله :وهو ربع الكتابة، وهو واجب، و كذلك قال الشافعى،وقال:ليس بمقدر،وقال ابوحنيفه و مالك: لا يجب الايتاء۔(٦۵)

اس آیت سے پہلے نکاح کی تاکید کی گئی ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ اس ضمن میں جو لوگ مفلس ہوں گے اللہ انہیں غنی کر دے گا لیکن فی الحال جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ وہ اس وقت تک اپنے آپ کو عفت و پاکدامنی پر قائم رکھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے وسعت پیدا کر دے لیکن اگر کوئی غلام یا لونڈی مکاتبت کرنا چاہے تو کر دینی چاہیے بشرطیکہ ان میں خیر کا پہلو ہو۔اس کے بعد دولتمندوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ غلاموں کی مکاتبت کے لیے مال دیں۔یہ مال دینا واجب ہے یا نہیں یا کتنا مال دینا ہے۔اس میں ابن جوزیؒ نے چاروں ائمہ کی آراء نقل کی ہیں ابن جوزیؒ نے سب سے پہلے امام احمد کی رائے

بیان کی کیونکہ آپ خود حنبلی تھے۔امام احمد کے نزدیک مکاتبت میں جو طے ہو اس کا چوتھا حصہ دینا واجب ہے۔اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ مال دینا تو واجب ہے لیکن مال کی مقدار متعین نہیں ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی آراء نقل کی ہیں جن کے نزدیک مال دینا واجب نہیں ہے۔

ابن جوزیؒ نے یہاں نہایت اختصار کے ساتھ چاروں ائمہ کی آراء بیان کر دیں لیکن ان کے مذہب کی تفصیل اور دلائل وغیرہ کو نقل نہیں کیا۔

۳: کتاب تذکرۃ الاریب کے محاسن

کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب کا جائزہ لینے سے اس کتاب کی درج ذیل خوبیاں اور خصوصیات سامنے آتی ہیں۔

ا۔حسنِ ترتیب اور سلاست اُسلوب:

ابن جوزیؒ کی دیگر کتب کی طرح کتاب تذکرۃ الاریب میں بھی ترتیب کا حسن اور اُسلوب کی سلاست پائی جاتی ہے۔ کتاب میں سورتوں کو اور ان کے تحت آیات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اس ضمن میں تمام آیات کی بجائے صرف مخصوص غریب الفاظ کا تفسیر کے لیے انتخاب کیا گیا مثلاً کتاب کا آغاز سورہ بقرہ سے ہوتا ہے اس کے تحت آپ نے غریب الفاظ اور ان کی تفسیر کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے۔

فمن سورة البقرة:

قوله تعالىٰ ﴿الم﴾(٦٦) جماعة من العلماء يرون هذا من المتشابه الذى انفرد الله تعالىٰ بعلمه و فسره آخرون فقالوا: هى حروف من اسماء الله تعالىٰ

والريب ﴿لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾(٦٧) الشك

والمرض ﴿ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ (٦٨) الشك

قوله تعالىٰ ﴿اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ﴾(٦٩) رؤوسهم فى الكفر ـ(٧٠)

یہ کتاب میں بیان کیے گئے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کے الفاظ ہیں۔ پہلی دو آیات کے الفاظ بیان کرنے کے بعد دسویں اور اسکے بعد چودھویں آیت کے غریب الفاظ تفسیر کے لیے منتخب کیے گئے سورہ الناس تک اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن بعض مقامات پر ایک ہی آیت کے ایک سے زیادہ الفاظ کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے سادہ زبان استعمال کی ہے اور غریب الفاظ کی تفسیر میں ایسے الفاظ کا انتخاب نہیں کیا جو خود غریب ہوں اور نہ کتاب میں کسی جگہ ایسی تراکیب بیان کیں جن کو سمجھنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑے۔

۲۔جامعیت واختصار:

تذکرۃ الاریب مختصر مگر اپنے موضوع پر جامع ترین کتاب ہے۔قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بقدرِ ضرورت نحوی،

بلاغی، مباحث کے علاوہ قراءات، اسبابِ نزول، ناسخ ومنسوخ اور فقہی مسائل کو بیان کیا ہے۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مذکورہ تمام انواع کی جامع ہونے کے باوجود کتاب مختصر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن جوزیؒ نے انتہائی مہارت سے ان تمام مباحث کے بیان میں ایجاز کی خوبی کو برقرار رکھا اور اس ضمن میں علماء کے اختلاف ودلائل سے حتی المقدور تعارض نہیں کیا اس کے باوجود کتاب میں ابہام نہیں پایا جاتا ہے۔ یہاں اس کی تین مثالیں درج ذیل ہیں۔

پہلی مثال:

کتاب میں جہاں کہیں کسی آیت کا سبب نزول بیان کیا گیا ہے وہاں اختلافی روایات کو نقل نہیں کیا گیا بلکہ پوری آیت لکھنے کی بجائے اتنے الفاظ کو منتخب کیا گیا جن سے ضرورت پوری ہو جائے باقی جس کو تفصیل دیکھنی ہو وہ ابن جوزیؒ کی تالیف کردہ قرآنِ مجید کی مفصل تفسیر زاد المسیر کی طرف رجوع کرسکتا ہے کتاب سے ایک آیت اور اس کا سبب نزول درج ذیل ہے۔ جس سے آپ کے اس منہج کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ آپ نے تذکرۃ الاریب میں لکھا ہے:

﴿وَ مَا رَمَيْتَ﴾ (۷۱) اخذ النبیؐ کفا من حصی یوم بدر فرمی فی وجوہ القوم، فاشتغلوا باعینھم، فنزلت الایۃ۔ (۷۲)

یہاں آپ نے دوسطروں میں آیت کے الفاظ کی وضاحت فرمادی جبکہ ابن جوزیؒ نے اپنی تفسیر زاد المسیر میں اسی آیت کے سبب نزول سے متعلق تین روایات نقل کی ہیں۔ (۷۳) لیکن تذکرۃ الاریب جو حقیقت میں ایک مختصر تفسیر ہے اس میں ایک ہی روایت نقل کرنے پر اکتفا کیا۔

دوسری مثال:

کتاب تذکرۃ الاریب میں ایک آیت کے بارے میں آپ نے دو اقوال نقل کیے ہیں ایک یہ کہ وہ منسوخ ہے اور دوسرا یہ کہ وہ محکم ہے لکھتے ہیں:

﴿وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ﴾ (۷۴) وذلک بالعمل والنطق ﴿اَوْ تُخْفُوْهُ﴾ (۷۵) قیل انه منسوخ بقوله تعالی، ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (۷۶) وقیل بل محکم۔ (۷۷)

تفسیر زاد المسیر میں بھی اس آیت کی تفسیر میں دو ہی اقوال نقل کیے گئے ہیں لیکن وہاں یہ کافی تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ (۷۸)

زاد المسیر میں اس آیت کی تفسیر کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح آپ نے تذکرۃ الاریب کی جامعیت کو بھی برقرار رکھا اور اختصار کی خوبی بھی قائم رہی۔

تیسری مثال:

ابن جوزیؒ نے اس کتاب میں جہاں کہیں قراءات کا ذکر کیا ہے وہاں زیادہ سے زیادہ دو قراءات کو بیان کیا ہے مثلاً سورہ

مائدہ کی آیت کے الفاظ ﴿عَبَدَ الطَّاغُوْتَ﴾ (۷۹) میں صرف حمزہ کی قراءت بیان کی ہے۔(۸۰)

جبکہ زاد المسیر میں آپ نے آیت ﴿عَبَدَ الطَّاغُوْتَ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں بیس قراءتیں ہیں اس کے بعد آپ نے ان کی تفصیل نقل کی ہے۔(۸۱)

کتاب تذکرہ الاریب کے دیگر مباحث میں بھی اختصار کا یہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ کتاب کی جامعیت اور اختصار کا یہی حسن اس کو اس موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب سے ممتاز کرتا ہے۔

۳۔ اہم ماخذ و مصادر سے استفادہ:

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے اس ضمن میں تذکرہ الاریب میں اگرچہ کم روایات ملتی ہیں تاہم ان میں سے بھی اکثر صحاح ستہ میں سے ہیں اور کچھ ابن جریرؒ کی تفسیر سے نقل کی گئی ہیں۔(۸۲)

غریب القرآن کے موضوع پر آپ نے بنیادی ماخذوں سے استفادہ کیا ہے۔ خاص طور پر ابوعبیدہ کی مجاز القرآن، ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن، فراء کی معانی القرآن اور زجاج کی معانی القرآن واعرابہ وغیرہ۔ مذکورہ کتب اس موضوع پر امہات کتب کا درجہ رکھتی ہیں اپنے موضوع اور افادیت کے لحاظ سے اس قدر اہم اور جامع ہیں کہ ان کے بعد جس کسی نے بھی اس موضوع پر قلم اُٹھایا وہ ان سے استفادہ کیے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کے علاوہ مفسرین نے اپنی کتب تفاسیر میں بھی ان کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اس اعتبار سے تذکرۃ الاریب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں سابقہ اہم کتب کے فوائد کو جمع کر دیا گیا ہے۔

۴۔ اثرات:

کتاب تذکرہ الاریب فی تفسیر الغریب، فن غریب قرآن پر ایسی کتاب ہے جس کی اہمیت اور جامعیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کتاب کے بعد اس موضوع پر لکھی جانے والی اکثر کتب میں اس کتاب کے حوالے نہیں ملتے۔ جیسے ابوحیان اندلسی کی تحفۃ الاریب فی تفسیر الغریب اور محمد بن اسماعیل امیر صنعانی کی تفسیر غریب القرآن وغیرہ بعد میں لکھی جانے والی کتب کے مؤلفین نے بھی زیادہ تر ابوعبیدہ، فراء، ابن قتیبہ اور خاص طور پر امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات فی غریب القرآن سے استفادہ کیا ہے۔ تذکرۃ الاریب کا بعد کی کتب میں حوالہ نہ ملنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے پہلی یہ ہے کہ ممکن ہے یہ کتاب بعد میں لکھنے والوں کی نظروں سے اوجھل رہی ہو۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کتاب اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود ابن جوزیؒ کی تفسیر زاد المسیر کے منظرِ عام پر آنے کی وجہ سے سامنے نہیں آ سکی۔ چونکہ زاد المسیر میں یہ ساری کتاب جمع ہے بلکہ وہاں خاصی تفصیل کے ساتھ ایسے الفاظ کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اس لیے ابن جوزیؒ کے بعد کے مؤلفین کی توجہ تذکرۃ الاریب کی بجائے زاد المسیر پر خصوصیت کے ساتھ مرکوز رہی کیونکہ زاد المسیر اور تذکرہ الاریب کا آپس میں کل اور جزء کا تعلق ہے۔

۵۔ جدت طرازی

کتاب تذکرۃ الاریب کا نمایاں اور جدید پہلو یہ ہے کہ اس موضوع پر پہلی مرتبہ ایسی کتاب تالیف کی گئی جس میں تقریباً ۴۵۰۰ غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی اور جس میں جامعیت کے ساتھ ساتھ اختصار کی خوبی بھی پائی جاتی ہے۔ کتاب کا مجموعی طور پر جائزہ لینے سے اس دعویٰ کی صداقت کا یقین ہوجاتا ہے جس کا اظہار ابن جوزیؒ نے کتاب کے مقدمہ میں کیا:

"وهذا الكتاب يتميز عن كل كتاب يصنف فى الغريب، لأن تلك تشتمل على غريب اللفظ فقط ،وهذا على غريب اللفظ والمعنى وقد حوى ما صح من المنسوخ ،إلى غير ذلك من الفوائد التى لم تجتمع فى مثله، مع المبالغة فى الاختصار" (۸۳)

اس کتاب میں غریب الفاظ سے بحث کرنے کے ساتھ ان کی تفسیر بھی بیان کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں اختصار کے ساتھ جتنے فوائد جمع کر دیے گئے اس طرز پر لکھی گئی سابقہ کتب میں وہ نہیں پائے جاتے خاص طور پر آیات کے اسبابِ نزول، منسوخ آیات کی نشاندہی اور فقہی مسائل کے بیان وغیرہ کا اہتمام اسی کتاب کی امتیازی خصوصیت ہے۔

تذکرۃ الاریب اور مجاز القرآن کا موازنہ:

کتاب ''مجاز القرآن'' میں ابوعبیدہ کا منہج واسلوب:

مجاز القرآن ابوعبیدہ کی مشہور تالیف ہے۔ جس سے مفسرین ومحدثین نے خوب استفادہ کیا ہے اور اپنی کتب میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

۱۔ کتاب مجاز القرآن کے آغاز میں قرآنِ مجید، سورت اور آیت کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے اس کے بعد اختصار کے ساتھ قرآنِ مجید کے بلاغی پہلوؤں کا تذکرہ کر کے بسم اللہ سے قرآن مجید کے الفاظ کے معانی بیان کرنے کا آغاز کیا ہے جس کا اختتام سورہ الناس کے بیان سے ہوتا ہے۔

۲۔ کتاب میں مجموعی طور پر مجاز کو اس کے بلاغی معنی میں استعمال کرنے کی بجائے معانی قرآن کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے کتاب میں اکثر مقامات پر الفاظ قرآنی کی وضاحت میں لفظ مجاز کے علاوہ ''ای''، یعنی مفہوم اور ''معناہ'' وغیرہ استعمال ہوئے ہیں یہاں کتاب سے اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

"مجاز تفسيره ما فى سورة (الحمد) وهى (ام الكتاب) لانه يبدأ بكتابتها فى المصاحف قبل سائر القرآن ،ويبدأ بقراتها قبل كل سورة فى الصلاة"(۸۴)

﴿الرَّحْمٰنِ﴾مجازه ذو الرحمةو﴿الرَّحِيمِ﴾مجازه الراحم (۸۵) ﴿لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً﴾ (۸٦) اى علاقة و مجاز خلفك: بعدك (۸۷) ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ﴾ (۸۸) معناه: هذا القرآن(۸۹) ﴿فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾(۹۰) اى شك و نفاق (۹۱) ﴿لَا رَيْبَ فِيْهِ ريب فيه﴾(۹۲) لا شك فيه"(۹۳)

یعنی کتاب میں کبھی لفظ مجاز کہیں ای اور کسی جگہ معناہ ذکر کے قرآنی الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے اور کہیں ان تینوں کے ذکر

کیے بغیر معانی بیان کر دیے گئے ہیں۔

۳۔ الفاظِ قرآن کی وضاحت میں آپ نے لغوی ونحوی مباحث کو بھی بیان کیا۔ مثلاً

﴿وَ لَا تَعْثَوْا﴾ (۹۴) ای لا تفسدوا من عثیت تعثی عثوا، وعثا یعثو عثوا وھو اشد الفساد۔(۹۵)

﴿وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ﴾(۹۶) رفع، وھی مصدر من حطّ عنا ذنوبنا، وتقدیره مدّة من مددت، حکایة؛ ای قولوا ھذا الکلام فلذلك رفع ۔(۹۷)

﴿بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰھٖمَ﴾(۹۸) انتصب، لان فیه ضمیر فعل، کان مجازه بل اتبعوا ملة ابراھیم، أمر: علیکم ملة ابراھیم۔(۹۹)

۴۔ کتاب میں بلاغت کی مختلف انواع کو بھی بیان کیا گیا ہے یہاں کتاب سے چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

تقدیم وتاخیر: کتاب میں کئی جگہ تقدیم وتاخیر کی نشاندہی کی گئی ہے یہاں دو مثالیں درج ذیل ہیں۔

﴿بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ﴾ (۱۰۰) مقدم و مؤخر، مجازه یعدلون بربھم۔(۱۰۱)

۵۔ حذف: قرآنِ مجید کے ایسے کئی مقامات ہیں جہاں حذف پایا جاتا ہے معانی کی وضاحت میں محذوف کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ اللہ کی مراد کو صحیح معنوں میں جانا جاسکے۔ مذکورہ کتاب میں قرآن مجید کے ایسے کئی مقامات کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً

﴿وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ﴾ (۱۰۲) سقوه حتی غلب علیھم؛ مجازه مجاز المختصر؛ اشربوا فی قلوبھم العجل: حب العجل، وفی القرآن ﴿وَسْئَلِ الْقَرْیَةَ﴾ (۱۰۳) مجازھا: اھل القریة۔ (۱۰۴)

یہاں سورہ بقرہ کی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور روایت بھی بطورِ استدلال بیان کر دی تاکہ قرآنِ مجید کے اُسلوب کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

کنایہ: کتاب میں بعض مقامات پر آیات میں کنایہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے آپ نے اس بارے میں لکھا ہے:

"ومن مجاز ما جاء من الکنایات فی مواضع الاسماء بدلا منھن قال:

﴿اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ﴾(۱۰۵) فمعنی (ما) معنی الاسم، مجازه ان صنیعھم کید ساحر"(۱۰۶)

۶۔ کتاب مجاز القرآن میں اکثر مقامات پر الفاظ قرآن کی وضاحت میں اشعار سے استشہاد کیا گیا مثلاً سورہ بقرہ کی دوسری آیت کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

﴿لَا رَیْبَ فِیْهِ﴾ لا شك فیه، وانشدنی ابو عمرو الھذلی لساعدة بن جویة الھذلی:

فقالوا ترکنا الحی قد حصروا به
فلا ریب فیه أن قد کان ثم لحیم

أی قتیل، یقال: فلان قد لحم، ای قتل، وحصروا به: ای اطافوا به،لا ریب: لا شك۔ (۱۰۷)

۷۔ کتاب میں بعض مقامات پر قرآنِ مجید کے الفاظ کے معانی کے بیان میں قراءات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے مثلاً

﴿رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا﴾(۱۰۸) مجازه مجاز الدعا و قراه قوم ﴿ربنا بعّد بین اسفارنا﴾(۱۰۹)

تذکرۃ الاریب اور مجاز القرآن کے مشترک پہلو:

دونوں کتابوں میں کئی مشترک پہلو ہیں دونوں کتابوں میں قرآنِ مجید کے الفاظ کے معانی کی وضاحت کی گئی ہے۔ وضاحت کے دوران دونوں میں نحوی تراکیب اور بلاغی مباحث کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے مزید یہ کہ دونوں کی ترتیب ایک جیسی ہے یعنی الفاظ کو حروفِ تہجی کے مطابق بیان کرنے کی بجائے سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر ان کے تحت منتخب آیات کے مخصوص الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے دونوں کتابوں میں نہ صرف بہت سے الفاظ مشترک ہیں بلکہ اکثر کے معانی بھی ایک جیسے بیان کیے گئے ہیں۔

مجاز القرآن کی امتیازی خصوصیات:

مجاز القران اس موضوع پر اپنی طرز کی پہلی تالیف ہے یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے تالیف کیے جانے کے بعد لغویین مفسرین اور محدثین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاریب میں اس کتاب سے کافی مدد لی جبکہ تذکرۃ الاریب اس فن پر پہلی کتاب نہیں بلکہ تذکرۃ الاریب لکھتے وقت ابن جوزیؒ کے سامنے مجاز القرآن کے علاوہ دیگر بہت سی کتب موجود تھیں جبکہ مجاز القرآن کو اس فن پر پہلی کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔

مجاز القرآن کی دوسری امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ پوری کتاب میں جگہ جگہ الفاظِ قرآنی کی وضاحت میں اشعارِ عرب سے استشہاد کیا گیا ہے جبکہ تذکرۃ الاریب میں اشعار کو بطورِ استدلال بیان نہیں کیا گیا۔

مجاز القرآن کے آغاز میں قرآنِ مجید سے متعلق مفید معلومات کا بیان ہے جیسے قرآنِ مجید میں غیر عربی لغات کا استعمال وغیرہ جبکہ تذکرۃ الاریب کے مقدمہ میں صرف کتاب سے متعلق مختصر معلومات ہیں۔

تذکرۃ الاریب کی امتیازی خصوصیات:

کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب میں عنوان کے مطابق بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب قرآنِ مجید کی مختصر تفسیر ہے جس میں غریب الفاظ کے معانی کی وضاحت کی گئی ہے یعنی کتاب اپنے عنوان کے عین مطابق ہے۔

کتاب تذکرۃ الاریب مجاز القرآن کی نسبت کافی مفصل کتاب ہے اس کتاب میں ابن جوزیؒ نے تقریباً ۴۵۰۰ غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔

تذکرۃ الاریب نحوی اور بلاغی مباحث کے علاوہ کئی ایسی انواع کو جامع ہے جو کتاب مجاز القرآن میں نہیں پائی جاتیں مثلاً اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ اور فقہی مباحث وغیرہ مذکورہ مباحث کو بقدرِ ضرورت مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے جن سے الفاظِ قرآنی کے معانی کی وضاحت ہو سکے۔

تذکرۃ الاریب میں الفاظ کے معانی کی وضاحت میں مختلف قراءتوں سے استشہاد کرنے کا مجاز القرآن کی نسبت زیادہ

اہتمام کیا گیا ہے اور اکثر مختلف قراءتوں کو ان کے قراء کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۃ الاریب کی تالیف کے دوران ابن جوزیؒ کے سامنے مجاز القرآن سمیت اس موضوع پر کئی جامع کتب موجود تھیں جیسے فراء کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن اور تفسیر غریب القرآن اور زجاج کی معانی القرآن واعرابہ وغیرہ اس لیے آپ نے ان کتب سے خوب استفادہ کر کے اپنی کتاب میں ایسے فوائد جمع کر دیے جو مجاز القرآن میں نہیں پائے جاتے۔

تذکرۃ الاریب اور تفسیر المشکل من غریب القرآن کا موازنہ:

ا۔ تفسیر المشکل من غریب القرآن کا منہج واسلوب:

یہ کتاب مکی بن ابی طالب قیسی م ۴۳۷ھ (۱۱۰) کی تالیف ہے۔

آپ قیروان کے رہنے والے تھے لیکن اندلس منتقل ہو گئے اور قرطبہ کو اپنا مسکن بنایا آپ کو علومِ قراءات اور عربی زبان میں مہارت حاصل تھی۔ فہم واخلاق کی خوبی کے ساتھ ساتھ آپ نہایت دیندار اور دانشمند تھے۔ علم قرآن میں آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں۔(۱۱۱)

آپ کی مشہور کتب میں الابانہ عن معانی القراءات، الکشف عن وجوہ القراءات السبع، الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ اور تفسیر المشکل من غریب القرآن وغیرہ شامل ہیں۔

امام مکی نے کتاب میں قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں ابن قتیبہ کی طرح سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآنِ مجید کے مخصوص الفاظ کا انتخاب کیا۔

ا۔ کتاب کے شروع میں مختصر مقدمہ ہے جس میں آپ نے حمد وثناء کے بعد کتاب کے متعلق یہ صراحت کی ہے اس میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔(۱۱۲)

۲۔ مقدمہ کے بعد سورہ فاتحہ سے لے کر الناس تک منتخب الفاظ کی مختصر وضاحت کی ہے کتاب میں کم مقامات ایسے ہیں جہاں کسی لفظ کی وضاحت دو یا تین سطروں میں کی گئی ہو۔ کہیں الفاظ کے معانی اور کہیں صرف الفاظ کے مصداق کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مثلاً سورہ فاتحہ کی تفسیر میں آپ نے لکھا ہے:

﴿یَوۡمِ الدِّیۡنِ﴾ (۱۱۳) : یوم الجزاء

﴿الصِّرَاطَ﴾ (۱۱۴): الطریق، وھو دین الاسلام

﴿الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ﴾ (۱۱۵) الیھود

﴿الضَّآلِّیۡنَ﴾ (۱۱۶): النصاری (۱۱۷)

کتاب میں غریب الفاظ کی وضاحت میں کہیں ماخذ اشتقاق اور نحوی مسائل کا بھی بیان ہے مثلاً

﴿ومن الخاطئين﴾ (۱۱۸) يقال: خطئ يخطأ خطأ: اذا تعمد الذنب، وهو خاطئ، واخطأ يخطئ: إذا غلط ولم يتعمد والاسم منه الخطأ۔ (۱۱۹)

﴿وَقُوْدُهَا﴾ (۱۲۰) بالفتح : الحطب، وبالضم: التوقّد (۱۲۱)

﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾(۱۲۲) قيل:ما قتلوه بمعنى ما حققوا العلم به يقينا نعت لمصدر محذوف، تقديره: ما حققوه تحقيقا يقينا۔ (۱۲۳)

۳۔ کتاب میں بعض مقامات پر غریب الفاظ کے معانی بیان کرنے میں اختلافی اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں مثلاً سورہ ابراہیم کے تحت آپ نے لکھا ہے:

﴿فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ﴾(۱۲۴) ای ليعضو عليها حنقا و غيظا، وقيل معناه كفروا بما امروا به وقيل: جعلوا ايديهم على افواههم يشيرون بذلك إلى تسكيت الرسل۔ (۱۲۵)

مذکورہ بالا آیت کی وضاحت میں کوئی اقوال نقل کر دیے گئے لیکن ان اقوال کو ان کے قائلین کی طرف سے منسوب نہیں کیا گیا۔

۴۔ امام مکی بن ابی طالب کو قراءات میں خصوصی مہارت حاصل تھی کتاب میں کئی مقامات پر آپ نے معانی کی وضاحت میں قراءات کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً

﴿نُنْشِزُهَا﴾ (۱۲۶) بالراء نحييها، ومن قراء بالزاء: فمعناه: كيف نحرك بعضها إلى بعض و نزعجه۔ (۱۲۷)

۵۔ غریب الفاظ کے معانی کے بیان کے دوران کتاب میں کہیں کہیں آیات کے اسباب نزول کو بھی بیان کیا گیا ہے مثلاً

﴿وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ﴾ (۱۲۸) ای عن محمدؐ ﴿وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ﴾ (۱۲۹) اي يبعدون عنه، يعنى ابا طالب عم النبیؐ كان يمنع من أذى النبیؐ و يمتنع من الايمان به۔ (۱۳۰)

مجموعی طور پر کتاب میں ایسے مقامات بہت کم ہیں جہاں آیات کے سبب نزول کو نقل کیا گیا ہو۔

کتاب کی تالیف کے دوران اس موضوع پر لکھی گئی اہم کتابوں یعنی ابوعبیدہ کی مجاز القرآن فراء کی معانی القرآن وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تذکرۃ الاریب اور تفسیر المشکل من غریب القرآن کے مشترک اور امتیازی پہلو:

دونوں کتابوں کا منہج و اُسلوب تقریباً ایک جیسا ہے یعنی دونوں میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور صرف منتخب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ وضاحت میں غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے۔ بقدر ضرورت اسباب نزول اور مختلف قراءات بھی بیان کی گئیں دونوں میں اس موضوع کی اہم اور معروف کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تفسیر مشکل من غریب القرآن میں سوائے اختصار کے کوئی امتیازی خصوصیت نہیں پائی جاتی تاہم تذکرۃ الاریب میں بہت سی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو تفسیر مشکل من غریب القرآن میں موجود نہیں۔ یہاں تذکرۃ الاریب کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ تذکرۃ الاریب میں قرآنِ مجید کے بہت سے ایسے الفاظ کو معانی کی وضاحت کے لیے منتخب کیا گیا ہے جن کا ذکر تفسیر المشکل میں نہیں ہے کیونکہ تذکرۃ الاریب میں قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کے انتخاب میں اختصار نہیں برتا گیا اور تقریباً ۴۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے تاہم الفاظِ قرآنی کی تفسیر کا انداز دونوں کتابوں میں تقریباً ایک جیسا ہے۔

۲۔ تذکرۃ الاریب میں تفسیر المشکل کی نسبت اکثر مقامات پر اقوال کو ان کے قائلین کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۳۔ تذکرۃ الاریب میں قراءات اور اسبابِ نزول کے بیان کا اہتمام بھی نسبتاً زیادہ ہے اور کئی مقامات پر قراءات کو قراء کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ تذکرۃ الاریب میں منسوخ آیات کی نشاندہی کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ تفسیر المشکل میں منسوخ آیات کی وضاحت نہیں کی گئی۔

۵۔ تذکرۃ الاریب میں بقدرِ ضرورت فقہی مسائل کو مختلف ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے تاہم فقہی مسائل کے بیان میں تفصیلات نقل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔

۶۔ تذکرۃ الاریب میں بقدرِ ضرورت احادیث صحابہ کے اقوال اور اس موضوع کی کئی اہم کتب کے مؤلفین کے اقوال کے بیان کا تفسیر المشکل کی نسبت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔

۷۔ تذکرۃ الاریب میں بلاغت کی مختلف انواع کو بیان کیا گیا ہے جبکہ یہ اہتمام تفسیر المشکل میں نہیں پایا جاتا۔

مختصراً یہ کہ تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب کتاب تفسیر المشکل من غریب القرآن کی نسبت زیادہ جامع اور مفصل ہے اور اس میں ایسے فوائد اور خوبیاں پائی جاتی ہیں جو تفسیر المشکل میں نہیں پائی جاتیں۔

ابن جوزی کی کتاب تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب اپنے موضوع پر انتہائی اہم اور مفید کتاب ہے اس کتاب کی تیاری میں اس فن کی اہم اور مستند ترین کتب جیسے ابوعبید کی مجاز القرآن، فراء کی معانی القرآن اور ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ کتاب مین قرآن مجید کے تقریباً ۴۵۰۰ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ تذکرۃ الاریب مختصر مگر اپنے موجوع پر جامع ترین کتاب ہے۔ قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر میں بقدرضرورت لغوی نحوی اور بلاغی مباحث کے علاوہ قراءات، اسباب نزول، ناسخ ومنسوخ اور فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ ان مباحث کے بیان میں غیر ضروری طوالت اور علماء کے اختلافی اقوال ودلائل سے احتراز برتا گیا ہے۔ تذکرۃ الاریب کا اس موضوع کی دیگر کتب سے تقابل کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تذکرۃ الاریب میں اختصار کے ساتھ جتنے فوائد جمع کر دیے گئے ہیں اس طرز پر لکھی گئی سابقہ کتب میں وہ نہیں پائے جاتے خاص طور پر آیات کے اسباب نزول، منسوخ آیات کی نشاندہی اور فقہی مسائل کے بیان وغیرہ کا اہتمام اس کتاب کی امتیازی خصوصیت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابن جوزی رحمہ اللہ بغداد کے نامور عالم دین تھے، ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۵۹۷ھ میں وفات پائی، آپ ساری زندگی علم ودین میں مشغول رہے، اور اپنے لازوال علمی کارناموں کی بدولت آج بھی مفسر، محدث، مورخ اور باکمال واعظ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ (ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، لاہور مکتبہ قدوسیہ، ۱۹۸۴ء، ۱۳/ ۲۸؛ زرکلی، الاعلام، بیروت، دارالعلم، ۱۹۷۹ء، ۳/ ۳۱۶)

۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، المدینۃ المنورہ، المکتبۃ السلفیۃ، س ن، ۱۴/ ۱۴۹-۱۵۵؛
داؤدی، شمس الدین، طبقات المفسرین، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۶، ص ۵۴۵، ۵۴۶

۳۔ النساء۴:۲۱

۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الاریب، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء، ص ۶۱

۵۔ فراء، معانی القرآن، دار الکتب المصریہ، ۱۹۵۵ء، ۱/ ۲۵۹

۶۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین، المدینہ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۹۹۷ء، ص ۵۱۸

۷۔ ایضاً، ۵۱۸، ۵۱۹

۸۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین، ص ۳۱

۹۔ السباء۳۴:۲۴

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ تذکرۃ الاریب، ص ۳۰۸

۱۲۔ ابوعبیدہ، مجاز القرآن، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۹۸۱ء، ۲/ ۱۴۸

۱۳۔ ماخوذ، داؤدی، طبقات المفسرین، ص ۱۳۴، ۱۳۵

۱۴۔ المؤمنین۲۳:۱۴

۱۵۔ تذکرۃ الاریب، ص ۲۴۸

۱۶۔ اخفش، معانی القرآن، بیروت، عالم الکتب، ۲۰۰۳ء، ص ۵۴۳

۱۷۔ طبقات المفسرین، ص ۱۷۵

۱۸۔ البقرۃ۲:۱۳۰

۱۹۔ تذکرۃ الاریب، ص ۲۳

۲۰۔ ابن قتیبہ، تفسیر غریب القرآن، پشاور، مکتبہ توحید وسنہ، ۱۹۷۸ء، ص ۶۴

۲۱۔ البقرۃ۲:۱۳۸

۲۲۔ تذکرۃ الاریب، ص ۲۳

۲۳۔ تفسیر غریب القرآن، ص ۶۴

۲۴۔ ابن قتیبہ، تاویل مشکل القرآن، المکتبۃ العلمیہ، س ن، ص ۱۴۹

۲۵۔ طبقات المفسرین، ص ۱۳، ۱۵

۲۶۔ آل عمران۳:۱۰۴

۲۷۔ تذکرۃ الاریب، ص ۴۸

۲۸۔ زجاج، معانی القرآن واعرابہ، مطبعۃ دار الکتب المصریہ، ۱۹۵۵ء، ۱/ ۳۸۰

۲۹۔ تذکرۃ الاریب، ص ۱۳

۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۴

۳۳۔ ایضاً، ص ۱۷

۳۴۔ البقرۃ۲:۲۱۳

۳۵۔ تذکرۃ الاریب، ص ۳۱

۳۶۔ ھود۱۱:۷۲

۳۷۔ تذکرۃ الاریب،ص۱۶۴
۳۸۔ بنی اسرائیل۱۷:۹
۳۹ تذکرۃ الاریب،ص۲۰۲
۴۰۔ بنی اسرائیل۱۷:۷۵
۴۱۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۰۷
۴۲۔ البقرۃ۲:۱۳۸
۴۳۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۳
۴۴۔ النحل۱۶:۱۱۲
۴۵۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۰۰۳
۴۶۔ الانبیاء۲۱:۳۶
۴۷۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۳۷
۴۸۔ الکہف۱۸:۲۰۱
۴۹۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۱۰
۵۰۔ البقرۃ۲:۲۲۳
۵۱۔ تذکرۃ الاریب،ص۳۳
۵۲۔ الاحزاب۳۳:۳۶
۵۳۔ تذکرۃ الاریب،ص۳۰۱
۵۴۔ المائدۃ۵:۶۰
۵۵۔ تذکرۃ الاریب،ص۸۴
۵۶۔ الانفال۸:۱۷
۵۷۔ تذکرۃ الاریب،ص۱۲۶
۵۸۔ البقرۃ۲:۲۸۴
۵۹۔ ایضاً
۶۰۔ البقرہ،۲:۲۸۶
۶۱۔ تذکرۃ الاریب،ص۴۱
۶۲۔ الانفال۸:۶۵
۶۳۔ الانفال۸:۶۶
۶۴۔ تذکرۃ الاریب،ص۱۳۲
۶۵۔ تذکرۃ الاریب،ص۲۵۷
۶۶۔ البقرۃ۲:۱
۶۷۔ البقرۃ۲:۲
۶۸۔ البقرۃ۲:۱۰
۶۹۔ البقرۃ۲:۱۴
۷۰۔ تذکرۃ الاریب،ص۱۴
۷۱۔ الانفال۸:۱۷
۷۲۔ تذکرۃ الاریب،ص۱۲۶
۷۳۔ ابن جوزی،زادالمسیر ،بیروت،دارالکتب العلمیہ ،۲۰۰۱ء،۲/ ۱۹۵
۷۴۔ البقرۃ۲:۲۸۴
۷۵۔ ایضاً
۷۶۔ البقرۃ۲:۲۸۶
۷۷۔ تذکرہ الاریب،ص۴۱
۷۸۔ زادالمسیر ،۱/۲۵۳،۲۵۴
۷۹۔ المائدۃ۵:۶۰
۸۰۔ تذکرہ الاریب،ص۸۴
۸۱۔ زادالمسیر ،۱/۵۶۳،۵۶۴
۸۲۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ الاریب،ص۵۴،۸۹،۹۶،۱۲۳،۳۰۷
۸۳۔ تذکرہ الاریب،ص۱۳
۸۴۔ مجاز القرآن،۱/۲۰
۸۵۔ ایضاً
۸۶۔ یونس۱۰:۹۲
۸۷۔ مجاز القرآن،۱/۲۸
۸۸۔ البقرۃ۲:۲
۸۹۔ مجاز القرآن،۱/۲۸
۹۰۔ البقرۃ۲:۱۰
۹۱۔ مجاز القرآن،۱/۳۲
۹۲۔ البقرۃ۲:۲

الأضواء ۳۵:۲۶

۹۳۔ مجاز القرآن ۱/۲۹

۹۴۔ البقرۃ ۲:۶۰

۹۵۔ مجاز القرآن، ۱/۴۱

۹۶۔ البقرۃ ۲:۵۸

۹۷۔ مجاز القرآن، ۱/۴۱

۹۸۔ البقرہ ۲:۱۳۵

۹۹۔ مجاز القرآن، ۱/۵۷

۱۰۰۔ الانعام ۶:۱

۱۰۱۔ مجاز القرآن، ۱/۱۸۳

۱۰۲۔ البقرہ ۲:۹۳

۱۰۳۔ یوسف ۱۲:۸۲

۱۰۴۔ مجاز القرآن، ۱/۴۷

۱۰۵۔ طہ ۲۰:۶۹

۱۰۶۔ مجاز القرآن، ۱/۱۵

۱۰۷۔ مجاز القرآن، ۱/۲۹

۱۰۸۔ السبا ۳۴:۱۹

۱۰۹۔ مجاز القرآن، ۱/۱۴۷

۱۱۰۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین، ص ۱۱۵

۱۱۱۔ ایضاً، ص ۱۱۴

۱۱۲۔ قیسی، تفسیر المشکل من غریب القرآن، الریاض، مکتبہ المعارف، ۱۹۸۵ء، ص ۱۹

۱۱۳۔ الفاتحہ ۱:۴

۱۱۴۔ الفاتحہ ۱:۶

۱۱۵۔ الفاتحہ ۱:۷

۱۱۶۔ ایضاً

۱۱۷۔ تفسیر المشکل، ص ۲۱

۱۱۸۔ یوسف ۱۲:۲۹

۱۱۹۔ تفسیر المشکل، ص ۱۱۳

۱۲۰۔ البقرۃ ۲:۲۴

۱۲۱۔ تفسیر المشکل، ص ۲۵

۱۲۲۔ النساء ۴:۱۵۷

۱۲۳۔ تفسیر المشکل، ص ۶۴

۱۲۴۔ ابراہیم ۱۴:۹

۱۲۵۔ تفسیر المشکل، ص ۱۲۱

۱۲۶۔ البقرۃ ۲:۲۵۹

۱۲۷۔ تفسیر المشکل، ص ۴۳

۱۲۸۔ الانعام ۶:۲۶

۱۲۹۔ ایضاً

۱۳۰۔ تفسیر المشکل، ص ۷۶